تفسیر احمد

سُورَةُ الأَعْلَى

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «الاعلیٰ» کا تفسیر و ترجمه

تصنيف: امين الدين « سعيدي - سعيد افغانى»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة الاعلی

پاره (30)

یه سورت مکه میں نازل هوئی هے اس کی انیس (19) آیتیں هیں

وجه تسمیه: اس سورت نے مکه میں بعد ازسوره تکویر شرف نزول پایا، رب تعالی کے فرمان « سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝» کی وجه سے «اعلی» اس کا نام هوا، اسے سَبَّحَ بهی کهاگیاهے ۔

یه بات قابل ذکر هے که: بعض مشهور مفسرین جیسے : "ناصرالدین عبد الله بیضاوی" مؤلف تفسیر "انوار التنزیل واسرار التاویل ، المعروف به تفسیر بیضاوی" مفسرمحمودتفسیر افندی آلوسی مؤلف تفسیر "روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم" اور مشهور اسلامی اسکالر محمد سید طنطاوی امام مسجد الازهرشریف سابقه رئیس جامعة الأزهر مصر آیت : 14 اور 15 کی تفسیر سے متعلق کهتے هیں که : "تَزَكَّىٰ" صدقه فطرادا کیا، اور «وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ»عید الفطرمیں رب تعالی کی بڑهائی بیان کی، تکبیرات کهیں، «فَصَلَّىٰ» عیدکی نماز ادا کی۔

روح المعانی کے شیخ آلوسی نے اس دلیل کی بنیاد پر "سورة الاعلی" کے "مدنی" هونے کا اشاره کیاهے۔

سورة الاعلی کے الفاظ، حروف اور کلمات کی تعداد

سورة الاعلی مکی سورتوں میں سے هے، اس کا ایک (1) رکوع ، انیس (19) آیتین ، بهتّر (72) الفاظ، دوسو ننانوے (299) حروف اور ایک سو تینتیس (133) نقطے هیں۔

(یه بات ذکر کرنا لازم هے که سورتوں کے حروف کی تعداد میں علماء کے اقوال مختلف هیں، اس بحث کی تفصیل معلوم کرنے کیلئے سوره "طور" تفسیر احمد کی طرف رجوع کریں)۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة الاعلی کا سورة الطارق سے ربط ومناسبت:

سورة الطارق انسان کی پیدائش اور آسمان وزمین کی تخلیق پر بحث کرتی ھے، "خُلِقَ مِن مَّآءٍ دَافِقٍ" (طارق : 6) اور (طارق : 11 ، 12) سورة الاعلی میں بھی دونوں صورتوں کا تذکرہ قدرے وسیع ھے، (آیات مبارکہ : (2، 4، اور 5 اعلی میں) -

اس ضمن میں یه بات بھی قابل ذکر ہے کہ : جو سورتیں رب تعالی کی تسبیح بیان کرنے کے حکم کے ساتھ شروع ھوتی ھیں انھیں "مسبّحات" کھتے ھیں ، اور سورة الاعلی "مسبّحات" میں سے سب سے آخری سورہ ھے-

سورة الاعلی کی فضیلت :

حدیث شریف میں نعمان بن بشیر سے روایت ھے که : رسول الله صلی الله علیه وسلم عید اور جمعه کی نمازوں میں سوره "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" اور "هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ " پڑھتے تھے ، اگر کبھی عید اور جمعه ایک ھی دن میں آئے تو تب بھی یہی پڑھتے تھے -

اسی طرح دوسری حدیث مبارکه میں آیاھے: رسول الله صلی الله علیه وسلم وترکی نماز میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" ،"قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ " اور " قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ " پڑھتے تھے -

حضرت علی رضی الله عنه سے روایت ھے که : رسول الله صلی الله علیه وسلم سورة الاعلی سے محبت کرتے تھے -

سورة الاعلی کا سبب نزول:

سورة الاعلی کے سبب نزول کے بارے میں ھم حضرت عقبه بن عامر جھنی کی ایک حدیث مروی ھے، که جب سوره "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" نازل ھوئی تو نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "اجعلوها في سجودكم" یعنی اسے اپنی سجدوں میں رکھو "سبحان ربی الاعلی" -

" سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى " کامعنی ھے که اپنے رب کی نام کی تعظیم وتکریم بجا لائیں، جب بھی الله کانام اپنی زبان پر لاؤ تو خشوع وخضوع اور عاجزی اور ادب کا خاص خیال رکھو -

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة الاعلی کا موضوع اور مندرجات:

اگرھم اس سورت کے عمومی مواد کو غور سے دیکھیں تو یہ بات بالکل واضح ھوجائے گی کہ بنیادی طور پر یہ سورت دواھم حصوں پر مشتمل ھے :

اوّل: اس میں روئے سخن خاص طور پر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے، تسبیح کے ضمن میں در اصل اللہ کی تسبیح کے ساتھ ساتھ رسالت کی ذمہ داری پوری کرنے کی طرف اشارہ بھی ہے۔

دوم: اس حصے میں فرمانبردار مؤمنین اور بدبخت گروھوں کی سعادت اور شقاوت کے عوامل کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیاھے، سورت کے آخرمیں اس حقیقت کو بیان کیاگیاھے کہ تمام مذکورہ حقائق صرف قرآن عظیم میں میں ھیں ، بلکہ دیگر سابقہ کتب اور صحائف میں جیسےصحف ابراھیم او رصحف موسی میں بھی مؤکد بیان کیےگئےھیں۔

اسی طرح اس سورہ مبارکہ کے تمام متن سے اور خاص طور پر آیت "6" سے "سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓی" ایسا معلوم ھوتاھے، کہ یہ سورت مکّی دور کے بالکل ابتدائی زمانہ میں اس وقت نازل ھوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی دریافت کرنے کے عادی نہیں بنے تھے، اور آپ کو خدشہ تھا کہ کھیں وہ کچھ وحی بھول نہ جائیں۔

جیساکہ آپ ملاحظہ کریں گے: پھلی پانچ آیات میں خدا کی پھچان اور توحید کے اصولوں کے بارے میں بحث کی گئی ھے، اور بعد کی آیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درج ذیل اطمینان اور تسلی عظیم رب کی طرف سے دی گئی ھے کہ: خدا کے فضل وکرم سے آپ قرآن کریم کو نھیں بھولیں گے ۔

اور اطمینان بھی دلایا گیا ھے کہ: اس ذمہ داری اور دعوتی کام کورب تعالی نے مشکل نھیں بنایاھے، بلکہ اس میں منحصرکردیاھے کہ ایسے شخص کو وعظ ونصیحت کریں اوراس کی ھدایت اور رھنمائی کا اھتمام کریں جو دعوت سے فائدہ اٹھائے اور اس میں نصیحت حاصل کرنے کی صلاحیت پائی جاسکتی ھو، جوشخص بے خوف نھیں ھوتا، وہ اپنے اعمال کے اچھے اور برے نتائج سے بے نیاز نھیں ھوسکتا، وہ اپنے آپ سے ڈرتاھے، اور وہ اپنے اور معاشرے کے برےخیالات اور نظریات کے نتائج سے ڈرتاھے، اور معاشرے پر حاوی ظلم اور فساد سے ڈرتاھے، اس دعوت الھی کا اصل مخاطب یھی ھے، ایساشخص اپنے دل سے اس نجات دینے والے پیغام کو ضرور سنے گا، البتہ بد بخت اور نامراد عناصر اس دعوت سے دوری اختیار کریں گے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

خوشخص اپنی فکری اور اخلاقی آبیاری کرے، اور اپنے رب کو یاد کرتے هوئے نماز قائم کرے تو فلاح اورکامیابی حاصل کرے گا، لوگ دنیاکی جلد حاصل هونے والی زندگی کا انتخاب کرتے هیں، اور معمولی مقاصد پر اڑے رهتے هیں، حالا نکه دنیا حقیر اور فنا هونے والی هے جبکہ آخرت بهتر اور همیشه رهنے والی هے۔

نبی صلی الله علیه وسلم کو یه اطمینان د لایا گیا هے که: آپ کی رسالت کی بنیاد اولوالعزم پیغمبروں جیسے: حضرت ابراهیم علیه السلام اور حضرت موسی علیه السلام کی سی رکھی گئی هے، اور تاریخ کے بڑےبڑے متکبر لوگ ان انبیاء کے هاتھوں سرنگوں هوچکے ہیں، آپ کا اور ان کا پیغام ایک هی ہے، اور آپ کے کام کی انتهابهی ایک هی هے۔

آخرمیں: سوره مبارکه : "الاعلی" کے الفاظ اس مواد کے ساتھ ختم کیے گئے ہیں که نجات صرف ان کے لیےهے، جو اپنے خیالات، اعمال اور اخلاق کو پاکیزه بنائیں اور اپنے پروردگار کا ذکر کریں اور نماز پڑهیں۔

لیکن افسوس سے کهنا پڑتاهے که لوگوں کی تمام تر سوچ اور فکر اس دنیا کی خوشحالی اور راحت، فائدے اور لذتوں کے حصول کے لیے هے اور بس، حالانکه ان کو اصل فکر آخرت کا هوناچاهیے، کیونکه آخرت باقی رهنے والی جبکہ دنیا فنا هونے والی هے، اور آخرت کی نعمتیں دنیاکی نعمتوں سے کهیں زیاده هیں، یه حقائق صرف قرآن کریم میں نهیں آئے، بلکه ابراهیم اور موسی علیهما السلام کے صحیفوں میں بهی، بیان کیے گئے هیں ۔

عالم اسلام کےمشهور مفسر شیخ قرطبی (ابوعبدالله محمد بن احمد انصاری قرطبی) اپنی تفسیرمیں لکھتے هیں: عمومًا صحابه کرام بشمول حضرت علی ، حضرت عبدالله بن عباس، ابن عمر، ابن زبیر، ابوموسی وعبد الله بن مسعود رضی الله عنهم اجمعین، جب اس سورت کی قراءت کا آغاز کرتے تو(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) کے بعد کہتے: " سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلىٰ" یعنی نماز کے علاوه جب تلاوت کریں تو ایسا کهنا مستحب هے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة الاعلی

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ۱ ○ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ۲ ○ وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ۳ ○ وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ۴ ○ فَجَعَلَهٗ
غُثَآءً اَحْوٰى ؕ۵ ○ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ۶ ○ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ؕ۷ ○ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرٰى ۚۖ۸ ○ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ؕ۹ ○ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۙ۱۰ ○ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۙ۱۱ ○ الَّذِىْ يَصْلَى
النَّارَ الْكُبْرٰى ۚ۱۲ ○ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؕ۱۳ ○ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ۱۴ ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ۱۵ ○ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۖ۱۶ ○ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ۱۷ ○ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۙ۱۸ ○ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى ۚ۱۹ ○

سورت کا مختصر ترجمہ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ۱ ○	اپنے رب برترکے نام کی تسبیح بیان کرو
الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ۲ ○	جس نے پیداکیا اور پھراس کا تناسب قائم کیا
وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ۳ ○	اور جس نے ہرچیزکوایک خاص انداز دیا پھرراستہ بنایا
وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ۴ ○	اور وہ جس نے چارہ اگایا
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ۵ ○	پھرکردیا اس کو خشک سیاھی مائل
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ۶ ○	ھم تمھیں پڑھا دیں گے پھر تم بھولو گے نہیں
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ؕ۷ ○	مگرجو اللہ چاھے، یقیناً وہ کھلی بات کو جانتاھے اور اس بات کو بھی جوچھپی ھوتی ھے
وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚۖ۸ ○	ھم آپ کو سادہ اور آسان شریعت کے لیے تیار کریں گے

(c) ketabton.com: The Digital Library

فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝٩	لهذا تم نصیحت کیے جاؤ، اگر نصیحت کا فائده هو
سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۝١٠	جوشخص (همارے رب عظیم سے) ڈرتاهے وه تو نصیحت قبول کرے گا
وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝١١	اور برا بدبخت اس سے دور رهے گا
الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝١٢	وه شخص جو بڑی آگ میں داخل هوگا
ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝١٣	پھر وهاں نه وه مرےگا اور نه جیے گا
قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ۝١٤	به تحقیق فلاح پاگیا وه جس نے (کفراور گناهوں سے) پاکیزگی اختیارکی
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝١٥	اور اپنے رب کا نام ذکرکرتارها اور نماز پڑهتا رها
بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝١٦	بلکه تم دنیاکی زندگی کو ترجیح دیتے هو
وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝١٧	حالانکه آخرت بهتراور باقی رهنے والی هے
إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝١٨	بیشک یه بات یقینًا پهلے صحیفوں میں هے
صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝١٩	ابراهیم اور موسی علیهما السلام کے صحیفے

(c) ketabton.com: The Digital Library

مختصر تفسير

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝	اپنے رب برترکے نام کی تسبیح بیان کرو

یعنی : هروه چیز جو اس کی شان کے لائق نهیں هے، "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلىٰ" کهتے هوئے ان تمام چیزوں سے اس کی پاکی بیان کرو، حدیث شریف میں هے که: جب بھی نبی کریم صلی الله علیه وسلم اس آیت کی تلاوت فرماتے توکهتے: " سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلىٰ " (امام احمد نے اس کو ابن عباس رضی الله عنه سے روایت کیا هے)

"اعلی" سے مراد یه هے که : الله تعالی هراس چیز سے برتر، اونچا ، عظیم اور بڑا هے جو توصیف کرنے والے اس کے وصف میں بیان کرتے هیں۔

علماء فرماتے هیں: اس آیت کی تلاوت کرنے والے کے لیے مستحب هے که جب اس آیت کو پڑھے تو "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلىٰ" کهے، جیساکه نبی کریم صلی الله علیه وسلم اور صحابه کی کثیر تعداد کرتی تھی .

اسی طرح دوسری حدیث میں هے که : جب یه آیت نازل هوئی تو آپ صلی الله علیه وسلم نے ارشاد فرمایا: "اجعلوها فی سجودکم" که تم اسے اپنے سجدوں میں رکھ لو، یهیں سے سجدے میں" سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعلىٰ" پڑھا جانے لگا۔

اسی طرح ایک حدیث میں عقبه بن عامر جهنی رضی الله عنه سے روایت هے که نبی کریم صلی الله علیه وسلم نے سجدے میں "سبحان ربی الاعلی" پڑھنے کا حکم اس آیت کی بنیاد پر دیا، اور رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ العَظِيْم" پڑھنے کا حکم سورۂ واقعه کی آخری آیت : "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْم" کی بنیاد پر دیا (مسند احمد ، ابوداود، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم، ابن المنذر۔

اس مبارک آیت میں هم دیکھتے هیں که عظمت والارب اپنی تسبیح بیان کرنے کا حکم دے رها هے، جس میں اس کی شان وشوکت اور عظمت بیان کرنا اور اس کا ذکر کرنا اور عبادت کرنا شامل هے، یه ایسی تسبیح هو جو همارے پروردگار کی عظمت شان کے لائق هو، اس طرح که اس کے اسماء حسنی ذکر کیے جائیں، اس کے خوبصورت نام اچھے اور عظیم معانی کے ساتھ جواس کے هیں هرنام میں اس کی برتری موجود هے، اور همارے عظیم رب کے کام بھی ذکر هو۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"سَبِّح " الله تعالی هرعیب اور نقصان سےپاک اور منزه هے، الله تعالی دیگرمخلوقات کی مشابهت سے پاک هے ۔

"رَبِّكَ " "آغاز اور ابتدا سے رب یعنی" تربیت اور پرورش کرنے والا۔

"الأعلى" الله تعالی کی صفات میں سے هے، برتر، سب سے اوپر، الله تعالی سب سےاوپر هے۔

"عُلُوِّ ذات" ذات کی بلندی، ذات کے اعتبارسے آسمان میں اور اوپر هے، اس کاعرش اور علم هرجگه کو گهیرے هوئے هیں۔

"علُوِّ القهر" وه ظالموں کے خلاف قاهر اور طاقتورهے ۔

"عُلوِّ قدر" اس کا وقار اور مرتبه بلند هے۔

الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰى ۙ‏ ﴿۲﴾	جس نے پیداکیا اور پهراس کا تناسب قائم کیا

الله کے عظیم کاموں میں سے ایک یه هے: کہ اس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا، اور ان کی شکل اچهی بنائی، ان کا قد برابربنایا، ان کے اعضاء موزوں بنائے، اور ان کی تخلیق کو مضبوط اور خوبصورت بنایا تاکه وه اپنے اپنے کام کو سنبهال سکیں، جیساکه سورهٔ سجده میں فرمایا: الَّذِىۡۤ اَحۡسَنَ كُلَّ شَىۡءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِيۡنٍ‌ۚ ﴿﴾ ترجمه: "جس نے هرچیز کو بهت اچهی طرح بنایا، (یعنی) اس کو پیدا کیا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا"

"البحر" میں اس کی تفسیر یوں کی گئی هے که اس نے هرچیزکو ترتیب سے پیداکیا، تا که ان میں عدم مطابقت نه هو، بلکه وه استحکام اورطاقت میں متناسب هیں، اور اس بات کا اظهار کرتی هیں که انهیں حکیم اور علیم خدانے پیدا کیاهے (البحر: 458/8)۔

"خَلَقَ" پیدا کیا ۔

"فَسَوّٰى " نقص اور عیب کے بغیر بهترین صورت اور ساخت میں ۔

وَالَّذِىۡ قَدَّرَ فَهَدٰى ۙ‏ ﴿۳﴾	اور جس نے هرچیزکوایک خاص انداز دیا پهرراستہ بنایا

(c) ketabton.com: The Digital Library

عظمت والے رب نے هرچیزکا اندازه مقررکیاهے، اور تمام مخلوقات کی اس اندازے تک رهنمائی کی، یه هدایت عام هے، یعنی اس نے هرمخلوق کی اس چیزکی طرف رهنمائی کردی هے جو اس کے لیے بهتر اور مفیدهو دنیاوی نعمتیں اس مذکوره ہدایت کے زمره میں شامل ہیں، مفسرین فرماتے ہیں که افاده عام کے مدنظر یہاں مفعول کو حذف کردیا گیا ہے یعنی مخلوق اور حیوانات جیساکه وه هونے چاهیے پیدا کیا اور ان کی ان کے کاموں اور ذمه داریوں کی طرف رهنمائی فرمائی اور ان کو ان کے کام سکها دیے، (روح المعانی : 104/30) اور (التسهیل: 193/4 کی طرف رجوع کیاجائے)

هدایت کی متعدد قسمیں هیں:

1 - هدایت تکوینی یا طبعی:یہ جسم کے تمام اندرونی اور بیرونی اعضاء، پودوں اور جانوروں کے جسموں کا احاطه کرتی هے۔

2 - هدایت غریزی: یه حیوانات کے لیے مخصوص هے، جن میں حسب مراتب کچھ اراده، فهم اور شعور واضح اور موجود هے۔

3 - هدایت فطری : اس قسم کی هدایت غریزی هدایت سے زیاده کامل تر صورت ہے جو زندگی کےراستوں میں عقل و تدبرکا پهلا دریچه هے، جو انسانی ذهن میں کهلتاهے .

4 - آزاد اور خودمختارفکری رهنمائی:جو نظری مسائل تک پهنچنے کے لیے فطری ، محسوس اور بدیهی ترتیب دریافت کرتی ہے۔

5 - هدایت وحی ونبوت (تشریعی) : یه هدایت ، گذشته هدایتوں کی تکمیل کرنے والی ہے اور عقل کو راه راست په رکھنے کے لیے اعلیٰ مرتبے کی ہدایت ہے (قرآن اور تفسیر فرقان سے انتخاب)۔

وَالَّذِيٓ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰىۙ ○	اور وه جس نے چاره اگایا

اور جس نے آسمان سے پانی برسایا، جس کے ذریعے مختلف نباتات اور بهت سی سرسبز گهاس اُگائی، که لوگ اور ان کے مویشی اور تمام حیوانات اس سے کهاتے هیں .

"الۡمَرۡعٰى "چراگاه وه جگه جهاں جانور چرتے هیں، تازه اور خشک گهاس سے ، اگرچه آیت مبارکه میں لفظ "مرعی" استعمال هواهے جس کا اطلاق چوپائیوں کے چارے پرهوتاهے، لیکن اس عبارت کے سیاق سے معلوم هوتاهے که اس سے مراد صرف چاره نهیں هے، بلکه وه تمام قسم کی نباتات هیں جو زمین سے اگتی هیں .

(c) ketabton.com: The Digital Library

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ۝٥	پھرکردیا اس کو خشک سیاھی مائل

پھر اس کے بعد اس مدت کو پورا کردیا جو مدّت تروتازہ رھنے کے لیے ھمارے رب عظیم نے مقررکی تھی، وہ مدت ختم کردی "فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى " پھر اس کو خشک اورسیاھی مائل کردیا، یعنی اس کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنادیا۔

یہ تنبیه انسان کے لیے بھی ھے کہ ھمیشه جوان اور شاداب نہیں رھے گا۔

مذکور بالا پانچ آیات میں سے: پھلی آیت میں الله تعالی کے نام کی تنزیه اور تقدیس شامل ھے، اور بعد والی چار آیات الله تعالی کی تعریف اور اوصاف سے متعلق ھیں، تاکه الله تعالی کے نام کی تعظیم اور اس کی مبارک ذات کی عظمت ہو، اور شریک ، ھمسر، اور اولاد سے اس کی پاکی کا اظهار ھو وغیرہ۔

اسی طرح الله تعالٰی نےاپنی قدرت اور وحدانیت کے دلائل ذکر کرنے کے بعد اپنے نبی پر اپنے فضل وکرم کا ذکرکیا اور فرمایا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ۝٦	هم تمهیں پڑھا دیں گے پھر تم بھولو گے نہیں

جو کتاب آپ پروحی کی صورت میں نازل کی، اس کی حفاظت کریں گے اور اس کوآپ کے دل میں جگه دیں گے اور آپ نه بھولیں گے، ھدایت کے معاملے میں کوئی کمی بیشی نہیں دیکھوگے ، کیونکه ھم یه ھدایت آپ کو حالات و واقعات کے مطابق سناتے ھیں، جیسا که جمله:"فَلَا تَنْسٰٓى " سے بھلا نه سکوگے،

یعنی بھول جانے اور فراموش ھونے کا خوف نه کیاکرو، کیونکه ھم آپ کو یه ھدایت اس طرح دیں گے که آپ اسے بھول نه پائیں گے۔

یه الله تعالی کا اپنے فرستادہ رسول کے لیے وعدہ ھے جوکچھ سیکھ گئے ھیں وہ بھولیں گے نہیں۔

اس آیت مبارکه میں ھمارے رب کی طرف سے وعدہ اور خوشخبری ھے رسول الله صلی الله علیه وسلم کے لیے اس بنیا د پرکه رب جو علم اسے عطاکرے گا تو رسول صلی الله علیہ وسلم اس کو فراموش نہیں کریں گے، اس کے علاوہ اس مبارک آیت میں حضرت محمدصلی الله علیه وسلم کا معجزہ بھی شامل ھے، اس لیے که وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، پڑھائی اور لکھائی سے واقف نہیں تھے، اس کے باوجود جبرئیل علیه السلام جو کچھ ان پر تلاوت کرتے آپ بھولتے نہیں تھے، اور یه حقیقت ہےکه آپ صلی الله علیه

(c) ketabton.com: The Digital Library

وسلم نے اس عظیم کتاب کو سیکھا اور دھرائے بغیر حفظ کرلیا اور اسے فراموش نهیں کیا، یه آپ صلی الله علیه وسلم کی نبوت کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل هے، وعده کیا گیاهے که جو کچھ ان پر پڑھا جائے گا وه اسے فراموش نهیں کریں گے، (مختصر : 630/3).

آیت کا شان نزول:

جب جبرئیل علیه السلام رسول الله صلی الله علیه وسلم پروحی نازل فرماتے تو جبرئیل آخری آیت کی تلاوت سے فارغ نهیں هوتے که نبی صلی الله علیه وسلم پهلی آیت کی تلاوت شروع کرتے، تاکه آپ وه بھول نه جائیں، پھر یه آیت نازل هوئی اور الله تعالی نے قرآن کی تلاوت اپنے نبی پرالهام کردی، اور ان کو اسے بھول جانے سے حفاظت میں رکھا ۔

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ۝اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى۝	مگرجو الله چاهے، یقینًا وه کھلی بات کو جانتاهے اور اس بات کو بھی جوچھپی هوتی هے

(مگر جس چیزکی حکمت الهی متقاضی هو اس کو فراموش کروگے)

همارا رب هرظاهر اور پوشیده چیزکو جانتاهے ، اور اپنے بندوں کی مصلحت کوبھی جانتاهے ، اس بناپر جو کچھ چاهتاهے شریعت کے عنوان پر اسے مقرر کردیتاهے،اور اس کا حکم صادر فرماتاهے، مفسرین اس عبارت یعنی : "يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى "کی تفسیر میں فرماتے هیں که : الله تعالی بندے کی قرات اور گفتگو میں سے جو کچھ وه بنده ظاهرکرتا یاچھپاتاهے باخبرهے، بندوں کے برعکس که وه پوشیده اور مخفی کاموں سے بے خبرهوتےهیں، الله تعالی نے اس آیت کی ابتدا میں لفظ :"الْجَهْرَ" (ظاهراور آشکارا) کا ذکر فرمایا اورپھر لفظ "يَخْفٰى" (پوشیده)اس کی وجه یه هے که اپنے بندوں کو سمجھادیا که: جس طرح وه جهری اور ظاهری چیزکو جانتاهے، اسی طرح سرّی اور پوشیده کو بھی جانتاهے، تاکه ان کویقین هوکه الله تعالی ظاهر او باطن کا علم رکھتاهے -

وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى۝	هم آپ کو ساده اور آسان شریعت کے لیے تیار کریں گے

(c) ketabton.com: The Digital Library

یعنی: آپ صلی الله علیہ وسلم پرنیک عمل انجام دینا آسان کردیں گے، اور وحی کو آسان بنادیں گے اس طرح که آپ اس کو آسانی کے ساتھ یادکریں گے ، اور اس پر عمل کریں گے، سھل اور آسان راسته یعنی: کسی بھی نقصان سے دور جو که اسلامی شریعت ھے ، که سھل اورآسانی پر اس کی بنیاد رکھی گئی ھے -

جیساکه الله تعالی فرماتاھے: "وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِي ٱلدِّينِ مِنۡ حَرَجٖۚ" ترجمه: اور تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نهیں کی -

اس آیت میں الله تعالی اپنے رسول سے فرماتے ھیں که نه صرف تمھارا دین اور شریعت تمام ادیان سے آسان ھے، بلکه ھرچیز تمھارے لیے آسان بنادیں گے ، دوسرے لفظوں میں ھم تبلیغ اور رھنمائی کو آسان کردیں گے اور آپ کو بھی تیارکریں گے که اس کام کو بخوبی انجام دیں اور تبلیغ کریں، تو جب یه معامله ھے ،تو آپ کا کام واضح ھے، اور یه بھی ایک اچھی خبرھے که عظیم رب اپنےپیغمبر کے تمام کاموں کو آسان بنائے گا، اور اس کی شریعت کو بھی آسان اور ساده بنائے گا۔

فَذَكِّرۡ إِن نَّفَعَتِ ٱلذِّكۡرَىٰ ۝٩	لهذا تم نصیحت کیے جاؤ، اگر نصیحت کا فائده هو

اس آیت میں الله تعالیٰ پیغمبر صلی الله علیه وسلم سے فرماتے ھیں که: شریعت الٰهی اور اس کی آیات کے مطابق نصیحت کریں، اگر نصیحت قابل قبول واقع هو، آپ وعظ ونصیحت کیجیے اگر کوئی سنتا ہے، اور نصیحت کرنے سے نصیحت کے تمام مقاصد پورے ہوتے ھوں، یا بعض آپ نصیحت ہر حال میں جاری رکھیں۔

اس آیت کا مفهوم یه نکلتاھے که اگر نصیحت کرنا فائده مند نه هو، یعنی که اس نصیحت کرنے سے شراور بُرائی میں اضافه هو، یاخیر اور اچھائی میں کمی هو تو اس صورت میں نصیحت نهیں کرنی چاهیے، نصیحت کرنا لوگوں کو دوگروهوں میں تقسیم کرتاھے، ایک وه لوگ جو فائده حاصل کرتے ھیں اور دوسرا وه لوگ جو فائده حاصل نهیں کرتے، جو لوگ نصیحت سے فائده اٹھاتے ھیں یہ وه لوگ ہیں جو رب عظیم سے ڈرتے ھیں، اس کی سزا سے ڈرتے ہیں اور ان کاموں سے دوری اختیارکریں جو ھمارے رب با عظمت کو ناپسند ہیں، اور اچھے اعمال انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

عالم اسلام کے مشهور مفسر ابن کثیر فرماتے ھیں: یهاں سے علم اور دانستگی کی اشاعت کاطریقه اور آداب لیاجاتاھے، اس کا مطلب یه ھے که نا اهل اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

ناشائسته لوگوں کے سامنے اس کو بیان نه کیاجائے، حضرت علی رضی الله عنه کے کهنے کے مطابق که : "ایسی بات لوگوں سے نه کهی جائے که ان کی عقل اس کو سمجهنے کی صلاحیت نه رکهتی هو، کیونکه یه کام بعض لوگوں کے لیے فتنے کا سبب بنے گا" اور فرمایا: "لوگوں سے اس انداز سےبات کرو که وه سمجھ سکیں، کیا تم پسند کروگے کہ لوگ خدا اور پیغمبر کو جهٹلائیں" (مختصر: 630/3).

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰىۙ۝۱۰	جوشخص (همارے رب عظیم سے) ڈرتاهے وه تو نصیحت قبول کرے گا

یعنی: جوشخص الله پر ایمان رکهتاهو اور اس کے غضب وقهرسے ڈرتا اور خوف رکهتاهو نصیحت پکڑے گا.

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَىۙ۝۱۱	اور برا بدبخت اس سے دور رهے گا

اور جو لوگ اس وعظ ونصیحت سے فائده نهیں اٹهائیں گے، وه بدبخت ترین لوگ هیں جو سب سے بڑی آگ میں هونگے اور اس میں جلیں گے.

"الْاَشْقَى " وه کافر ومنکر جو الله کی شریعت اور قرآن سے نصیحت حاصل نهیں کرتے.

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰىۚ۝۱۲	وه شخص جو بڑی آگ میں داخل هوگا

یعنی: اس خوفناک اور انتهائی دردناک آگ میں جو جهنم کی آگ هے، وه آگ جو دنیا کی آگ سے ستر (70)گنا زیاده جلاتی هے .

حدیث مبارکه میں هے که:"نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ». قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ: «فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا " (بخاری: 3265 و مسلم: 2843) ترجمه: "رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: تمهاری آگ جهنم کی آگ کے مقابلے میں (اپنی گرمی اور هلاکت خیزی میں) ستروان حصه هے، کسی نے پوچها : یارسول الله! یه هماری دنیاکی آگ کافی نهیں هے؟ آپ نے فرمایا: دنیاکی آگ کے مقابلے میں جهنم کی آگ انهترگناه بڑھ کر هے".

(c) ketabton.com: The Digital Library

مفسرحسن فرماتاھے: "نارٌ کبری" یعنی آخرت کی آگ ، "نارٌ صُغری" دنیاکی آگ۔

ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾	پھر وھاں نہ وہ مرےگا اور نہ جیے گا

وہ لوگ وھاں دردناک عذاب سے دوچار ھوں گے کہ کسی بھی قسم کا سکون اور راحت نھیں دیکھیں گے، یھاں تک کہ وہ لوگ موت کی خواھش کریں گے مگر ان کو موت بھی نھیں آئے گی۔

واقعی !انسان کے لیے زندگی کا وہ دن سب سے مشکل ھوتاھے جب انسان کو زندگی کی صورت میں کوئی امید نہ ھو، اور نہ ہی اسےموت آئے جو اسے مکمل طور پر فنا کردے۔

جیسا کہ ھمارا رب فرماتا ہے: "لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا۟ ."
ترجمہ: "نہ مریں گے اور نہ ان کےعذاب میں کمی آئے گی".

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾	بہ تحقیق فلاح پاگیا وہ جس نے (کفراور گناھوں سے) پاکیزگی اختیارکی

جس نے خود کو کفر اورگناھوں سے پاک رکھا، اور خود کو شرک کرنے ، ظلم اور غلط رویوں سے پاک رکھا یقینًا وہ کامیاب ھے۔

"أَفْلَحَ " فلاح پائی، دوزخ کی آگ سے نجات پائی، اور جنت میں داخل ھوا .

"مَن تَزَكَّىٰ " وہ شخص جس نے کفراور شرک سے خلاصی کے بعد اپنے آپ کو ایمان اور اعمال صالحہ کے ذریعے پاک کیا، اور زکوۃ ادا کرکے بخل سے دوری اختیارکی۔

"تزکیہ" دراصل اس کا معنی نمو بڑھنے اور ترقی کرنے کا ھے، اسی طرح تزکیہ بہ معنی تطھیر اور پاکی کے بھی ھے۔

ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ: تزکیہ یہ ھے کہ ایمان کفر یہ عقیدے کے فساد سے اور نفس اخلاق کے فساد سےاور اعضاء فاسد رویے سے پاک ھوں، اور زکات جو روح کی پاکی کے لیے ھے لالچ اور بخل سے پاک ھو، اس مال سے بھی جو محروموں کے حقوق ھیں .

(c) ketabton.com: The Digital Library

قرآن کریم گیاره قسموں کے بعد فرماتاھے: اس سب چیزوں کی قسم جس نے اپنے نفس کو پاک کیا کامیاب رہا، اور جس نے اپنے نفس کو آلوده کیا (الله تعالی کے لطف ومهربانی سے)محروم هوا، قرآن کریم نے پیامبروں کا مقصد تزکیه اور لوگوں کی تربیت قرار دیاھے .

"تَزَکّٰی " زکوة سے مشتق ھے پاک کرنے کی معنی میں ھے، مال کی زکوة اس لیے زکات کهاگیا که باقی مال کو انسان کے لیے پاک کردیتاھے، یهاں لفظ " تَزَکّٰی " عام ھے، یه تزکیه ایمان اور اخلاق دونوں کو شامل ھے، اوراسی طرح مال کی زکات کوبھی، تزکیه تک پهنچنےکے لیے مفسرین نے دومراحل تجویز کیے ھیں:

1 - نفس کو برائیوں سے پاک کرنا، یعنی دل کو برے اخلاق سے پاک کرنا، اور گناهوں سے بچنا، اس عمل کو تصفیه اور تخلیه بھی کهتے ھیں.

2 - نفس کی دیکھ بھال اور تکمیل کرنا حصول علوم ومعارف ، فضائل ، اچھے اخلاق ، اور نیک انجام کے ساتھ، اس عمل کو تحلیه بھی کهتے ھیں ، یعنی: دیکھ بھال اور مکمل ، مزیّن کرنا، لیکن تخلیه اور تحلیه سے پهلے انسان کو اپنے کمزور نکات کو پهچاننا چاهیے.

وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰىؕ ١٥	اور اپنے رب کا نام ذکرکرتارھا اور نماز پڑھتا رھا

اپنے رب کے ذکر میں مشغول هوجائے اور اس کا دل اس کے ذکر سے مانوس هو، ایسا شخص ایسا عمل انجام دے گا، جو رب کو خوش کرے گا، خاص طور پر نماز ادا کرے گا، که نماز ایمان کا ترازو ھے، بعض مفسرین ایسے ھیں جو "تَزَکّٰی ، فَصَلّٰی " کی تفسیرمیں کهتے ھیں: " زکوة فطر دیتے ھیں، اور عید کی نماز پڑھتے ھیں" حالانکه یه مفهوم بھی شامل ہے، لیکن آیت کا معنی صرف یهی نهیں ھے.

بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ١٦	بلکه تم دنیاکی زندگی کو ترجیح دیتے هو

یعنی اس دنیاکی ناپسند اور ختم هونے والی نعمت کو اختیار کرتے هو، اور آخرت کوچھوڑ دیتے هو، تمهاری ساری فکر، عقل اور دھان دنیا اور اس کی فلاح وبهود اور راحت وفائدے اور لذتوں کی طرف ہے، اور سمجھتے هو که تمام حقیقی فائدے یهی ھیں، جو یهاں حاصل هوتے ھیں؟ اگر یهاں کسی چیز

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے محروم ہوجاؤ تو سمجھتے ہو کہ یہی حقیقی نقصان ہے جس سے دوچار ہوئے ہو، افسوس کے ساتھ کہنا پڑتاھےکہ بہت سے ایسے لوگ ھیں جو ہر جلد حاصل ھونے والی چیز کی تلاش میں کوشش کرتے ھیں، جبکہ آنے والے وقتوں میں جس چیز کے ملنے کا وعدہ ھے اس سے چشم پوشی کرتے ھیں۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۱۷	حالانکہ آخرت بھتراور باقی رھنے والی ھے

اس آیت میں الله فرماتا ہے: کہ آخرت دنیا کے مقابلے میں ھرلحاظ سے بھتر اور باقی رھنے والی ھے، کیونکہ آخرت ھمیشہ رھنے والی اور بقا کا گھر ھے، جبکہ دنیا فنا اور نابود ھونے والی ھے ، تو عاقل مؤمن بھترکوچھوڑ کر بدتر کو اختیارنھیں کرتا،اور ھمیشہ والے سکون اور راحت کو عارضی خوشیوں اور لذتوں کی وجہ سے ھاتھ سے جانے نھیں دیتا، اس لیے دنیاکی محبت اور اسے آخرت پرترجیح دینا ھرغلطی کی جڑھے، ابن مسعود رضی الله عنہ نے اس آیت کو پڑھ کر اپنے ساتھیوں سے کھا: تمھیں معلوم ھے کیوں ھم نے دنیا کو آخرت پرترجیح دی؟ انھوں نے کھا: نھیں، فرمایا، کیونکہ دنیا ھمیں کھانا، پینا، عورتیں، لذتیں اور تفریح نقدًا سستے میں دے دیتی ھے، اور آخرت ھماری نظروں سے اوجھل اور پوشیدہ ھے، توپھر ھم نے عاجل کو پسند کرکے آجل کو چھوڑدیا، (تفسیرخازن: 234/4)۔

اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۱۸	بیشک یہ بات یقینًا پھلے صحیفوں میں ھے

وہ تمام مضامین، اچھی باتیں، اور اچھی خبریں جو اس سورہ مبارکہ میں بیان کی گئی ھیں اس آسمانی کتاب تک منحصر نھیں ھے، بلکہ سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی بیان کی گئی تھیں، جن میں ابراھیم اور موسی علیھماالسلام کے صحیفے ھیں، جو کہ محمد صلی الله علیہ وسلم کی طرح سب سے بڑے اوالوالعزم پیغمبروں میں سے تھے، پس یہ وہ فرامین ھیں جو ھرشریعت میں آئے ھیں ، اس لیے کہ یہ احکام دونوں جھانوں کے منافع سے متعلق ھیں اور یہ اوامر ھر وقت اور ھرجگہ انسانوں کو اصلاح ومنفعت فراھم کرتے ھے۔

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۱۹	ابراھیم اور موسی علیھما السلام کے صحیفے

دس صحیفے ھیں ابراھیم علیہ السلام کے اور تورات موسی علیہ السلام کی ھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"صُحُف " پهلے والے صحف کا بدل هے، یه آیت اس حقیقت کی طرف اشاره کرتی هے که آسمانی ادیان کے بنیادی مضامین اور عمومی اصول سب ایک هیں، اور ایک هی مأخذ سے مأخوذ هیں البتہ صرف تعلیمات اور احکامات میں فرق هواهے، جس کی وجه وقت کا مختلف هونا ہے اور دوسرا یہ کہ انسانی ترقی بھی اس کی متقاضی ہے، (تفسیر نور مصطفی خرمدل).

ملاحظه :

یه قرآن کریم میں دوسری جگه هے جهاں موسی اور ابراهیم علیهما السلام کے صحیفوں کی طرف اشاره هواهے، اس سے پهلے "سوره نجم کی آیات : 36-37" میں اس طرف اشاره هواهے .

صحف ابراهیمی کے موضوعات اور مضامین

آجری نے حضرت ابوذر غفاری سےروایت کیاهے که اس نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سوال کیا: ابراهیم علیه السلام کے صحیفے کیسے اور کیاتھے؟ آپ صلی الله علیه وسلم نے جواب میں فرمایا: اس میں عبرت کی مثالیں بیان کی گئی تھیں، ایک مثال میں ایک ظالم بادشاہ کو مخاطب کیاگیاھے که : اے لوگوں پر غلبه پانے والے، مغرور اور متکبر، میں نے تجھے بادشاهت اس لیے نهیں دی که تو دنیا میں دولت پر دولت جمع کرے، بادشاهت اس لیے دی که تو کسی مظلوم کو بے یارومددگار نه چھوڑے که اس کی فریاد مجھ تک پهنچے، کیونکه یه میرا قانون هے که میں کسی مظلوم کی پکار کو بے نوا نهیں چھوڑوں گا، چاهے وه کافر کی زبان سے هی کیوں نه نکلے .

دوسری مثال میں عوام الناس کو مخاطب کیاگیاهے که عقلمند آدمی کا کام یه هے که وه اپنے اوقات تین حصوں میں تقسیم کرے گا: (1) ایک وقت الله تعالی کی عبادت اور اس کے دربار میں دعاؤں کے لیے، (2) دوسرا، اپنے اعمال کا محاسبه کرنا، اور الله تعالی کی عظمت، قدرت اور صنعت میں غور وفکر کرنا.

(3) تیسرا، ضروریات زندگی کا حصول اور فطری ضرورتوں کو پورا کرنا.

فرمایا: عقلمند آدمی کے لیے ضروری هے که اپنے زمانے کے حالات سے باخبر رهے، اور بامقصد کاموں میں مصروف رهے، اپنی زبان کو اپنے قبضے میں رکھے، جو شخص اپنے قول اور فعل کو شمار میں رکھے گا، اس کی زبان کم اور صرف ضروری کاموں میں ہی استعمال ہوگی.

(c) ketabton.com: The Digital Library

حضرت موسی کے صحیفوں کے موضوعات

حضرت ابوذر فرماتے هیں: پهرمیں نے پوچها موسی علیه السلام کے صحیفوں میں کیاتها؟ آپ صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں صرف عبرت تهی جس میں سے کچھ مندرجه ذیل هیں: میں تعجب کرتاهوں ایسے بندے پر جس کومرنے پر یقین هو، لیکن پهر بهی اس کا دل خوشیوں سے وابسته هو، اور تعجب کرتاهوں اس پر جس کو تقدیر پر ایمان هو، لیکن پهربهی بے بس اورمایوس هو، اور تعجب کرتاهوں اس پر جس کو آخرت کے حساب وکتاب کا یقین هو، لیکن پهربهی عمل سے هاتھ کهینچ لیے۔

حضرت ابوذر فرماتے هیں، پهر میں نے پوچها: کیا جو وحی آپ پر نازل هوتی هے اس میں ان صحیفوں میں سے کچھ آیاهے ؟ توفرمایا: اے ابوذر ! ان آیات کی تلاوت کرو: "قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝۱۴ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝۱۵ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۱۶ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۷ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ " (قرطبی).

آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم

یه کهنا ضروری هے که جو شخص تمام دیگر آسمانی کتابوں (تورات ، انجیل، زبور ، صحف ابراهیم اور صحف موسی) پرایمان نه لائے، اس کا ایمان قابل قبول نهیں هے، اور وه مسلمان نهیں کهلائے گا .

آسمانی کتابوں پر ایمان واجب هونے کی دلیل

تمام آسمانی کتابوں پر ایمان کے وجوب کا حکم الله تعالیٰ کا یہ فرمان هے: " يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۝ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۱۳۶ "(سوره نساء :136) ترجمه: "مومنو ! خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنے پیغمبر (آخرالزماں) پر نازل کی هے اور جو کتابیں اس سے پهلے نازل کی تهیں سب پر ایمان لاؤ، اور جوشخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روزِقیامت سے انکار کرے وه رستے سے بهٹک کر دور جا پڑا"

اس آیت میں الله تعالی اپنے نیک بندوں کو حکم کرتا هے که: الله تعالی اور اس کے رسول محمد صلی الله علیه وسلم اور ان پر نازل شده کتاب جو که پهلے تمام کتابوں کو شامل هے جیسے: تورات ، انجیل اور زبور پر ایمان لائیں .

(c) ketabton.com: The Digital Library

پھر آیت کے آخرمیں بیان کرتاھے کہ کوئی بھی ایمان کے ارکان میں سے کسی ایک پر کفر کرے تو وہ بہت دورکی گمراھی میں مبتلاھے اور سید ھے راستے سے بھٹک گیاھے ۔

پھر تمام کتابوں پر ایمان کے بیان میں الله تعالی اپنے مؤمن بندوں کو حکم کرتاھے، کہ اهل کتاب کو مخاطب کر کے اس طرح کہو کہ: " قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَمَآ اُنۡزِلَ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ وَمَآ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَعِيۡسٰى وَمَآ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ‌ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ ۖ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ۝١٣٦ " (سوره بقره : 136)

ترجمه:" (مسلمانو) کھوکه هم خدا پر ایمان لائے اور جو (کتاب) هم پر اتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراهیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسی اور عیسی کو عطا ہوئیں اُن پر اور جو اور پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملیں اُن پر (سب پرایمان لائے) هم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں بھی کچھ فرق نہیں کرتے، اور هم اسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار هیں"

یہ آیت مؤمنوں کے ایمان کو جو کچھ الله نے اپنے رسول صلی الله علیه وسلم کے ذریعے نازل کیاھے شامل ھے اور جوکچھ انبیاء سے متعلق آیت میں ذکر ھواھے اور جوکچھ باقی انبیاء پر نازل ھواھے سب کو شامل ھے، اور وہ ان پیغمبروں پر ایمان میں کسی قسم کا بھی فرق نہیں کرتے، اور تمام انبیاءپر اور ان پر جوکتابیں ترتیب وار نازل ھوئی ھیں رب کی طرف سے سب پر ایمان لاتے ھیں ۔

اس لیے قرآن کریم کی صریح آیات کے مطابق، جو شخص ان آسمانی کتابوں پر جو قرآن کریم سے پہلے نازل ھوئی ھیں ایمان نہیں لاتا وہ کافر ھے، کیونکہ دوسری آسمانی کتابوں پر ایمان نہ لانے کا مطلب ھے خداکی آیتوں کا جھٹلانا جو دوسرے پیغمبروں سے متعلق ھیں، جبکہ الله کے تمام پیغمبر حق پر ھیں اور الله تعالی کی طرف سے انسانوں کے رھنمائی کے لیے بھیجے گئے ھیں، ان میں سے بعض انبیاء آسمانی کتاب کے حامل تھے۔

ضروری اور جاننے کے قابل نکات

سب سے پہلے: ایک مسلمان کوجاننا چاھیے کہ قرآن کریم کے علاوہ تمام آسمانی کتابوں میں تحریف ، تغییر اور تبدیلی ھوئی ھے، کیونکہ خداعزوجل قرآن کریم میں اس تحریف، تغییراور تبدیلی کے بارے میں جو اهل کتاب نے نازل شدہ کتابوں میں کی تھیں خبر دی ہے، یھودیوں کے بارے میں الله تعالی

(c) ketabton.com: The Digital Library

کا ارشاد ھے: "اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا لَکُمۡ وَقَدۡ کَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ کَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ۝۷۵ " (سوره بقره : 75) ترجمه:"(مؤمنو) کیا تم امید رکھتے هو که یه لوگ تمهارے (دین کے) قائل هوجائینگے (حالانکه) ان میں سے کچھ لوگ کلامِ خدا (یعنی تورات) کو سنتے پھر اس کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے "

اورفرماتا ھے: "مِنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ " (سوره نساء : 46)
ترجمه: " اور یه جو یهودی هیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی هیں که کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے هیں "

نصاری کے بارے میں الله تعالی کا ارشاد ھے: " وَمِنَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰۤی اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَهُمۡ فَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوۡا بِهٖ۝ فَاَغۡرَیۡنَا بَیۡنَهُمُ الۡعَدَاوَةَ وَالۡبَغۡضَآءَ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ۝ وَسَوۡفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا کَانُوۡا یَصۡنَعُوۡنَ۝۱۴ یٰۤاَهۡلَ الۡکِتٰبِ قَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمۡ کَثِیۡرًا مِّمَّا کُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَیَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ۝" سوره مائده: 14-15) ترجمه: " اورجو لوگ کهتے هیں که هم نصاری هیں هم نے اُن سے بھی عهد لیا تھا مگر انهوں نے بھی اس نصیحت کا جو ان کو کی گئی تھی ایک حصّه فراموش کردیا تو هم نے ان میں باهم قیامت تک کے لیے دشمنی اور کینه ڈال دیا، اورجو کچھ وه کرتے رهے خدا عنقریب اُن کواس سے آگاه کرے گا (14) اے اهل کتاب تمهارے پاس همارے پیغمبر (آخرالزمان) آگئے هیں که جو کچھ تم کتاب میں چھپاتے تھے وه اس میں سے بهت کچھ تمهیں کھول کھول کر بتادیتے هیں اور تمهارے بهت سے قصور معاف کردیتے هیں "

آیات سے معلوم هوتاهے که یهود اور نصاری نے ان پر نازل هونے والے کتابوں میں تحریف کی ، اور یه تحریف کبھی اضافه کرکے اور کبھی کمی کرکے کی گئی هے، اور ان کتابوں میں اضافه کی دلیل الله تعالی کا یه فرمان هے: "فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ یَکۡتُبُوۡنَ الۡکِتٰبَ بِاَیۡدِیۡهِمۡ۝ ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِیَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا۝ فَوَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا کَتَبَتۡ اَیۡدِیۡهِمۡ وَوَیۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا یَکۡسِبُوۡنَ۝۷۹ " (سوره بقره : 79)

ترجمه:" تو اُن لوگوں پر افسوس هے جو اپنے هاتھ سے کتاب لکھتے هیں اور کهتے هیں که یه خدا کے پاس سے (آئی) هے تا که اس کے عوض تھوڑی سے قیمت حاصل کریں، اُن پر افسوس هے اس لیے که اپنے هاتھ سے لکھتے هیں اور پھر اُن پر افسوس هے که ایسے کام کرتے هیں "

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور ان کتابوں میں کمی کی دلیل رب تعالی کا یه فرمان ھے: "يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ ۝١٥" (سوره مائده : 15) ترجمه: "اے اھل کتاب تمھارے پاس ھمارے پیغمبر (آخرالزمان) آگئے ھیں که جو کچھ تم کتاب میں چھپاتے تھے وه اس میں سے بھت کچھ تمھیں کھول کھول کر بتادیتے ھیں اور تمھارے بھت سے قصور معاف کردیتے ھیں، بیشک تمھارے پاس خداکی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ھے "

اور فرماتاھے: "قُلۡ مَنۡ أَنزَلَ ٱلۡكِتَٰبَ ٱلَّذِي جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورٗا وَهُدٗى لِّلنَّاسِۖ تَجۡعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبۡدُونَهَا وَتُخۡفُونَ كَثِيرٗاۖ ۝" سوره انعام : 91) ترجمه: " کھوکه جو کتاب موسی لے کر آئے تھے اُسے کس نے نازل کیا تھا، جو لوگوں کے لیے نور اور ھدایت تھی اور جسے تم نے علیحده علیحده اوراق (پرنقل) کر رکھاھے ان کو تو ظاھر کرتے ھو اور اکثر کو چھپاتے ھو"

لیکن قرآن کریم ان تحریفات اور تبدیلیوں سے جو پھلے کتابوں میں ھوئی تھیں محفوظ اور سالم ھے، رب تعالی نے اسے محفوظ رکھاھے، اور وہی اس کی حفاظت کرے گا، جیسا که وه خود اس کی خبر دیتاھے: "إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ۝٩" (سورة الحجر: 9) ترجمه: "بیشک یه (کتاب) نصیحت ھم ھی نے اُتاری ھے اور ھم ھی اس کے نگھبان ھیں"

ثانيًا: اسے معلوم ھوناچاھیے که قرآن سے پھلے کتابوں پر ایمان کیسے لایاجائے، اور وه اس طرح ھے:

1 - اس بات کی پخته تصدیق که یه سب الله تعالی کی طرف سے نازل ھوئی ھیں، اور الله کا کلام ھے، اور جس طرح الله تعالی کے لیے لائق ھے اور جسے چاھا اس سے بات کی ، الله تعالی فرماتے ھیں: "ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۝ ٱلۡحَيُّ ٱلۡقَيُّومُ ۝٢ نَزَّلَ عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ مُصَدِّقٗا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَأَنزَلَ ٱلتَّوۡرَىٰةَ وَٱلۡإِنجِيلَ ۝٣ مِن قَبۡلُ هُدٗى لِّلنَّاسِ وَأَنزَلَ ٱلۡفُرۡقَانَۗ ۝ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ لَهُمۡ عَذَابٞ شَدِيدٞۗ ۝ وَٱللَّهُ عَزِيزٞ ذُو ٱنتِقَامٍ ۝٤ " (آل عمران: 2-4) ترجمه: "خدا (جو معبود برحق ہے) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں زنده ہمیشه رہنے والا- اس نے (اے محمدؐ) تم پر سچی کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق

(c) ketabton.com: The Digital Library

کرتی ہے اور اُسی نے تورات اور انجیل نازل کی۔ (یعنی) لوگوں کی ہدایت کے لیے پہلے (تورات اور انجیل اتاری) اور (پھر قرآن جو حق اور باطل کو) الگ الگ کردینے والا (ہے) نازل کیا۔ جو لوگ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے۔"

اللہ تعالی مطلع فرماتے ھیں کہ یہ کتابیں: توریت ، انجیل ، اور قرآن اس کی پاس سے آئی ھیں اور یہ اس بات کی دلیل ھے کہ اللہ نے ان انبیاء سے کلام فرمایاھے اور اس کا آغاز اس اللہ کی ذات پاک سے ہی ھوا ھے اور اس کے غیر سے نہیں، اسی وجہ سے آیت کے آخرمیں وعید دیتاھے کہ جس شخص نے خدا تعالی کی آیات کا انکارکیا وہ عذاب شدید میں مبتلا ھوگا ۔

2 - یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالی کی کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ھیں، اور ان میں باہم کوئی تناقض اور تعارض نہیں ھے، جیساکہ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتاھے : " وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ " (سورہ مائدہ : 48) ترجمہ: "اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر مشتمل یا نگران ہے"

انجیل کے متعلق فرماتاھے : "وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ " (سورہ مائدہ: 46) ترجمہ: "اور اُن کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تورات کی جو اس سے پہلے ہے تصدیق کرتی ہے"

ان کتابوں پر ایمان واجب ھے ، اللہ تعالی کی کتابیں تمام قسم کے تناقضات اور تعارضات سے پاک ھیں، مخلوق کی کتابوں کے مقابلے میں اللہ تعالی کی کتابوں کی سب سے بڑی خصوصیات یہی ھیں، کیونکہ لوگوں کی کتابوں میں نقص ، خلل اور تعارض موجود ھے جبکہ اللہ کی کتب ان عیوب سے پاک ہیں، جیساکہ اللہ تعالی قرآن کریم کی صفت بیان کرتا ھے:

"وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ ٱللَّهِ لَوَجَدُوا۟ فِيهِ ٱخْتِلَٰفًا كَثِيرًا ۝٨٢" (سورہ نساء : 82) ترجمہ: "اگر یہ خدا کے سوا کسی اور (کا کلام)ہوتا تو اس میں (بہت سا) اختلاف پاتے"

3 - یہ پختہ عقیدہ رکھنا کہ وہ تمام کتابیں اور صحیفے جو اللہ تعالی نے رسولوں پر نازل فرمائے قرآن کریم کےذریعے سے منسوخ کردیے گئے

(c) ketabton.com: The Digital Library

هیں، جن اور انس اور پچھلی کتابوں کے پیروکاروں یا دوسروں میں سے کسی کے لیے یہ جائز نہیں ھے کہ وہ قرآن کریم کے آنے کے بعد خدا کی عبادت کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرے، یا اس قرآن کے علاوہ کسی اور کتاب پر فیصلہ کرے، اس مسئلے پر قرآن وسنت میں بہت دلائل هیں۔

الله تعالی فرماتاھے: "تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ۝۱ " (سورہ فرقان: 1) ترجمہ: "وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا، تاکہ اہل جہاں کو ہدایت کرے۔"

اور فرماتاھے : "يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ۝۱۵ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۶" (سورہ مائدہ: 15- 16) ترجمہ: "اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے پیغمبر (آخر الزمان) آگئے ہیں کہ جو کچھ تم کتاب (الٰہی) میں چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت کچھ تمہیں کھول کھول کر بتادیتے ہیں اور تمہارے بہت سے قصور معاف کردیتے ہیں۔ بیشک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔ جس سے خدا اپنی رضا پر چلنے والوں کو نجات کے راستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور ان کو سیدھے رستے پر چلاتا ہے"

خدا تعالی اپنے پیغمبرکو حکم دیتاھے کہ اھل کتاب کے درمیان قرآن کے مطابق فیصلہ کریں : "فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۝ " (سورہ مائدہ: 48) ترجمہ: "تو جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا"

اور اسی طرح فرماتاھے: "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۝ " سورہ مائدہ : 49) ترجمہ: "اور (ہم پھر تاکید کرتے ہیں کہ) جو (حکم) خدا نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو خدا نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں۔"

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور حدیث میں سے جابربن عبدالله کی روایت هے که عمر بن خطاب اهل کتاب کی ایک کتاب لے کر نبی کریم صلی الله علیه وسلم کے پاس آئے، اور اسے پڑھ کر نبی صلی الله علیه وسلم کو سنایا، پیغمبر صلی الله علیه وسلم غصے هوگئے اور فرمایا: " أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَيًا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي " (مسند الإمام أحمد: 3 / 387، وكشف الأستار: 134، وشعب الإيمان للبيهقي: (177). وغيرهم وهو حديث حسن بمجموع طرقه) " ترجمه: "اے خطاب کے بیٹے! کیا اس میں تعجب کرتے هو؟ اس ذات کی قسم جس کے هاتھ میں میری جان هے ، میں تو اس دین کو روشن اور هرنقص سے پاک لایاهوں، تم ان سے کچھ پوچھو گے، اگروه تمهیں حق کی خبردیں تو تم اس کی تکذیب کرو گے، یا وه تمهیں باطل کی خبردیں جس کے تم تصدیق کردو گے، اس ذات کی قسم جس کے هاتھ میں میری جان هے اگر موسی علیه السلام زنده هوتے تو میرے پیروی کے سوا ان کے لیے کچھ اور راسته نه هوتا".

یه الله تعالی کی کتابوں کی مختصر سے بحث هے، اس پر ایمان لانا واجب هے، اور جو قرآن میں خاص طور پر مذکور هے.

سوم: سب سے اهم نکته یه هے کہ: توریت، بائبل اور دوسری کتابوں کی آیات سے واسطه پڑنے کی دوران هرمسلمان کو تین صورتوں کا سامنا کرنا پڑسکتاهے.

1 - وه آیت جو دیکھتا اورسنتاهے قرآن کی مخالف هے، (اس حالت میں اس کو جھٹلانا واجب ہے، کیونکه وه تحریف شده هے ، هم مسلمان ان تحریف کی هوئی آیات پر ایمان لانے پرمکلف نهیں هیں، اس لیے که وه تحریف شده آیات رب کی جانب سے نازل نهیں کی گئی ہیں، بلکه انسانوں کے ذریعے اس میں تغییر اور تبدیلی کی گئی هے، اس بنا پر ان کی تکذیب واجب هے) .

2 - وه آیت جو قرآن کی آیات کے مطابق هے اور اس کی تصدیق کرتی هے، (اس حالت میں چاهیے که اس پر ایمان لائے اور رب کی جانب سے اس کی نزول کی تصدیق کریں) .

3 - وه نهیں جانتا کہ تورات، انجیل وغیره کی وه آیت جو دیکھتا یا سنتاهے قرآن کی تصدیق کرتی هے یا اس کی مخالف هے، (اس صورت میں وه نه اس کی تصدیق کرے نه جھٹلائے) .

(c) ketabton.com: The Digital Library

آسمانی کتابوں کے احترام کا حکم

الله تعالی کی کتابوں پر ایمان بهت سے پهلوؤں پر مشتمل هے جو که نصوص کی واجب هونے، ان پر عقیده رکهنے اور ان کے اظهار کرنے پر دلالت کرتے هیں، تا که اسلام کے ارکان میں سے سب سے بڑا رکن ثابت هوسکے اور وه یه هیں:

1 - اس بات کی پخته تصدیق که یه سب الله تعالی کی طرف سے نازل هوئی هیں، اور الله تعالی کا کلام هیں، اور الله تعالی اس کی حقیقت کو جس طرح اس کی شان کے لائق وزیبا هے، اور جس طرح چاهاهے ان انبیاءسے کلام کیا هے۔

2 - اس بات پر ایمان لاناکه وه سب الله تعالی کی خالص عبادت، اور جو کچھ خیر، هدایت، نور اور روشنی ہے اس کی طرف دعوت دیتے هیں۔

3 - اس بات پر ایمان لاناکه الله تعالی کی کتابیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی هیں، اور ان میں کوئی تناقض اور تعارض نهیں هے۔

4 - یه پخته عقیده رکهنا که وه تمام کتابیں اور صحیفے جو خدا نے رسولوں پر نازل کیے ہیں قرآن کریم کے ذریعے سے سب منسوخ هوچکے هیں، جن اور انس اورپچهلی کتابوں کے پیرو کاروں یا دوسروں میں سے کسی کے لیے جائز نهیں هے که وه قرآن کریم کے آنے کے بعد خدا کی عبادت اس کے علاوه کسی اور طریقے پر کرے، یا اس کے بغیر کسی اورچیزپر فیصله کرے ، نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَيًا مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي" مسند أحمد (3 / 387)، وشعب الإيمان بيهقي (177)." ترجمه:" اس ذات کی قسم جس کے هاتھ میں میری جان هے اگر موسی علیه السلام زنده هوتا تو میری پیروی کے سوا کوئی چاره نه هوتا "۔

لهذا صرف وهی چیزجو قرآن کریم میں مذکور هے اس پر عمل کرنا واجب هے، لیکن جو کچھ سابقه آسمانی کتابوں میں هے اگر وه هماری شریعت کی خلاف هے تو خود بخود متروک هے اس وجه سے نہیں که وه باطل تها، ممکن هے وه اپنے زمانے میں حق تها، لیکن هم اس کے مکلف نهیں ، کیونکه هماری شریعت کے آنے کے ساتھ هی وه منسوخ هواهے، اگر هماری شریعت کے موافق هو تو لازمًا ایسا حق اور سچ هے که شریعت اسلام اس کے حق هونے پردلالت کرتی هے۔

5 - اس بات کا یقین رکهنا که سابقه کتابوں میں تحریف کی گئی هے، کیونکه خدا تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے که اهل کتاب نے ان پر نازل هونے

(c) ketabton.com: The Digital Library

والی کتابوں میں تحریف، تبدیلی اور تغییر کی ہے، الله تعالی یہود کے بارے میں فرماتاھے:"اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـکُمۡ وَقَدۡ کَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ کَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ‏ ○۷۵ " (سوره بقره : 75) ترجمه: "(مؤمنو) کیا تم امید رکھتے ھو که یه لوگ تمهارے (دین کے) قائل هوجائینگے (حالانکه) ان میں سے کچھ لوگ کلام خدا (یعنی تورات) کو سنتے پھر اس کے بعد اس کو جان بوجھ کر بدل دیتے "

"مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ " (سوره نساء : 46) ترجمه: " اور یه جو یهودی هیں ان میں کچھ لوگ ایسے بھی هیں که کلمات کو ان کے مقامات سے بدل دیتے هیں "

اور الله تعالی نصاری کو مخاطب کرتاھے: يٰۤـاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُـنَا يُبَيِّنُ لَـكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ○ۛ" سوره مائده: 15) ترجمه: "اے اهل کتاب تمهارے پاس همارے پیغمبر (آخرالزمان) آگئے هیں که جو کچھ تم کتاب میں چھپاتے تھے وہ اس میں سے بهت کچھ تمهیں کھول کھول کر بتادیتے هیں اور تمهارے بهت سے قصور معاف کردیتے هیں"

اور فرمایا: "فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ○ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ○ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ○۷۹ " (سوره بقره: 79)

ترجمه: " تو اُن لوگوں پر افسوس هے جو اپنے هاتھ سے کتاب لکھتے هیں اور کهتے هیں که یه خدا کے پاس سے (آئی) هے تا که اس کے عوض تھوڑی سے قیمت حاصل کریں، اُن پر افسوس هے اس لیے که اپنے هاتھ سے لکھتے هیں اور پھر اُن پر افسوس هے کہ ایسے کام کرتے هیں "

یه آیات دلالت کرتی هیں که اهل کتاب نے اپنے اوپر نازل هونے والی کتابوں میں تحریف کی تھی، اور یه تحریف کبھی اضافه کرکے اور کبھی گھٹاکر کی گئی هے، لیکن قرآن کریم اس قسم کی تحریف اور تغیرسے محفوظ رھاھے ، خدا تعالی اس کی حفاظت اور نگرانی کرتاھے، جیساکه وہ خود فرماتا ہے: "اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ ○۹ " (سورة الحجر: 9) ترجمه: "بیشک یه (کتاب) نصیحت هم هی نے اُتاری هے اور هم هی اس کے نگهبان هیں".

ابوعمر اور دارائی ابو حسن منتاب سے روایت کرتےھیں که انهوں نے کها: " ایک دن میں قاضی ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق کے پاس تھا، ان سے کهاگیا:

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیوں اهل توریت کو تحریف کی اجازت دی گئی(یعنی موقع ملا یا ان کے لیے ممکن ہوا) لیکن اهل قرآن کو اس کی اجازت نہیں دی گئی؟ قاضی نے کہا: خدا عزوجل اهل توریت سے متعلق فرماتاهے: "بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ" (سوره مائده : 44) ترجمه: "کیونکہ وہ کتاب خدا کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے" تو اس کی حفاظت ان کے سپرد کردی گئی؛ لهذا تبدیلی کا موقع کیوں دیاگیا یا ان کے لیے ممکن ہوا، اور قرآن کریم میں فرماتاهے: "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝۹ " (سورة الحجر: 9) ترجمه: "بیشک یه (کتاب) نصیحت هم هی نے اُتاری هے اور هم هی اس کے نگهبان هیں" تو اس میں تبدیلی کا موقع یا امکان نہیں ہے۔

اس نے کہا : میں ابوعبدالله محاملی کی طرف گیا اور یه واقعه ان سےبیان کیا، تو انہوں نے کہا: میں نے اس سے زیاده خوبصورت بات نہیں سنی۔

قرآن کریم میں پچھلی کتابوں کا خلاصه اور سابقہ انبیاء کی شریعت کے اصول شامل هیں ، الله تعالی فرماتاهے: "وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ " (سوره مائده : 48) ترجمه: "اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر نگہبان ہے"

سوال: ممکن هے کوئی کهے: قرآن وسنت کے نصوص کے مطابق هرمسلمان پر واجب هے که تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرے، اور ایمان لائے، لیکن دوسرے نصوص ان کتب کی تحریف هونے پر دلالت کرتے هیں، اس صورت میں، ایک مسلمان کیسے ان تحریف شده کتابوں پر ایمان لائے ؟

جواب: همیں مکمل یقین اور اطمینان هے که رب تعالی نے گذشته کتابوں میں جو کچھ اپنے انبیاء علیهم السلام پر نازل فرمایا تها وه هرقسم کی تحریف اور تبدیلی سے محفوظ تها، اور یہ حق هے کسی قسم کا شک وشبه اس میں نهیں هے، لیکن اس کا مطلب هرگز یه نهیں هے که اس وقت جوکچھ ان کتابوں میں درج هے اور اهل کتاب کے پاس هے اس کو هم قبول کریں، کیونکه یه کتب محرّف هیں، جس کیفیت کے ساتھ الله تعالی نے اپنے نبیوں پر نازل کی تهیں اس پر باقی نهیں هیں۔

جس توریت پر ایمان لانا واجب هے وه وهی کتاب هے جو موسی علیه السلام پر خدا تعالی نے نازل فرمائی تهی، نه وه که جو تحریف شده کتاب اهل کتاب کے پاس هے، جس انجیل پر ایمان لانا واجب هے یہ وه انجیل هے جو خدا نے

(c) ketabton.com: The Digital Library

عیسی علیه السلام پر نازل کی تھی، اور جس زبور پر ایمان لانا واجب هے تو وه وهی کتاب هے جسے خدا نے داؤد علیه السلام پر نازل فرمائی تھی نه وه تحریف شده زبور جس کو یهود نے تحریف کی ہے۔

تاهم ضروری نهیں هے که اس تحریف اور تبدیلی میں ان کی پوری کتاب شامل هو، ان کی کتابوں میں بهت سے ایسے مسائل هوسکتے هیں جو صحیح هوں، چنانچه یه کتب بعض اسماءالهی پر مشتمل هیں، اس لیے یه بهی نهیں کهه سکتے کہ تمام تورات ، انجیل اور زبور تحریف شده هیں اور انسان کی لکهی هوئی هیں ۔

تحریف شده کتابوں کے بارے میں اعتقاد

1 - جس چیز کو هم یقینی طور پر جان لیں که یہ الله تعالی کی طرف سے نازل هوئی هے اور اس میں تحریف اور تبدیلی نهیں هوئی هے، اس کی تصدیق کریں گے، مثلاً جس چیزکی تصدیق قرآن وسنت کرے هم یقینًا اس کی تصدیق کریں گے، کیونکه الله اور اس کے رسول نے اس کو بیان فرمایاهے، مثال کے طور پر : الله تعالی فرماتاهے: "أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ٣٦ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ٣٧ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ٣٨ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ٣٩ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ٤٠ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ٤١ " سوره نجم : 36 – 41) ترجمه: "کیا جو باتیں موسیٰ کے صحیفوں میں ہیں اُن کی اس کو خبر نہیں پہنچی۔ اور ابراہیم علیہ السلام کی جنہوں نے (حق طاعت و رسالت) پورا کیا۔ یہ کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائیگا۔ اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی۔ پھر اُس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔"

اور فرماتاهے : "بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ١٦ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ١٧ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ١٨ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ١٩ " (سوره اعلی: 16 -19)

یا فرماتاهے : "كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ٩٣ " (سوره آل عمران: 93) ترجمه: "بنی اسرائیل کے لیے (تورات کے نازل ہونے سے) پہلے کھانے کی سب چیزیں حلال تھیں بجز ان کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام کرلی تھیں کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور اُسے پڑھو (یعنی دلیل پیش کرو) "

(c) ketabton.com: The Digital Library

تو مثال کے طورپر: ھم ایمان رکھتے ھیں کہ تمام انواع کے طعام اور کھانے توریت میں حلال تھے، اور جوکچھ بنی اسرائیل پر حرام ھوا وہ ان کے گناھوں کی وجہ سے تھا، الله تعالی نے ذکرفرمایا که الله کا حکم توریت میں موجود تھا : "وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِندَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ " (سورہ مائدہ 43) ترجمه: "اور یہ تم سے (اپنے مقدمات) کیونکر فیصل کرائیں گے۔ جب کہ خود ان کے پاس تورات (موجود) ہے جس میں خدا حکم لکھا ہوا ہے"

2 - ھم جس چیزکو جان لیں که تحریف شده ھے اس سے انکار کرتے ھیں، وہ چیزیں جن کا قرآن وسنت نے انکار کیا ھو ھم بھی یقینی طور پر انہیں ناقابل قبول سمجھ کر تکذیب کریں گے .

3 - جن چیزوں کی قرآن وسنت نے تصدیق یا تکذیب نہیں کی ھو، ھم بھی خاموشی اختیار کریں گے، یعنی نه تصدیق کریں گے نه ھی تکذیب، کیونکه اس میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ھے، جب تک که حقیقی دلائل اس کی تصدیق یا تردید کی نشاندھی نہ کریں توھم بھی تصدیق یا تردید میں اُن دلائل کے تابع ھونگے ، مثال کے طورپر قرآن کی آیات کے خلاف ھو، اگر احکام کی آیات ھو تو ھوسکتاھے که اس کے نسخ کی دلیل قرآن کی آیات کے ذریعے سے ھو، یا شاید محرف ھو، اگر آیاتِ احکام سے متعلق نہیں ھے تو یقینی طور پر اس کی تحریف ھونے پر دلیل ھوگی، کیونکه الله تعالی کی کتابیں ایک دوسرے کی تایید کرتی ھیں، اور ان کے درمیان کوئی تناقض اور تعارض نہیں ھے، جیساکه الله تعالی قرآن کریم میں فرماتے ھیں:" وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ " (سورہ مائدہ : 48) ترجمه: اور (اے پیغمبر!) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے۔ جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پرمشتمل ہے"۔

انجیل کے متعلق فرماتے ھیں: "وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ "(سورہ مائدہ : 46) ترجمه:

حضرت ابوھریرہ رضی الله عنه نے روایت کیاھے: "كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : لا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ، وَلا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا: (آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا). (بخاري: 4485) "

(c) ketabton.com: The Digital Library

ترجمه: "اہل کتاب تورات عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اورمسلمانوں کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا تم اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب کرو بلکہ یہ کہا کرو (آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا)یعنی ہم ایمان لائے الله پر اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے"۔

ان وضاحتوں سے هم پر یه بات ظاهر هوجاتی هے که توریت اور انجیل کی توهین جائز نهیں هے، اس لیے که هوسکتاهے که وه الله کے کلام پر مشتمل هوں، جیساکه اس میں الله تعالی کے بعض اسماء وصفات موجودهے۔

هیثمی اپنی کتاب "تحفة المحتاج " (178/1) میں کهتاهے : یه سچ هے که: توریت اور انجیل ایسی چیزیں هیں جن کی عدم تبدیلی کا گمان هے، کیونکه هم نے جو کچھ اپنی شریعت سے سیکها هے وه ان سے مطابقت رکهتاهے".

خطیب شربینی نے بهی کها: هرغیر محترم چیزکے ساتھ استنجا جائز هے،قاضی عیاض نے توریت اور انجیل کے اوراق کے ساتھ استنجاء کرنے کو جائز کهاهے، لیکن ان کا یه کلام ان اوراق پر محمول هوتاهے (یا وه اوراق مراد هیں) جن کی تبدیلی یا تحریف کی صراحت هوتی هے، اور اس میں الله تعالی کے نام یا اس کےمشابه کوئی چیز نه هو (مغنی المحتاج :162/1- 163).

خرشی مالکی نے کتاب "مختصرخلیل" (63/8) میں کهاهے: الله تعالی کے اسماء اور انبیاء کےنام ان کے نام کے حرمت کی وجه سے مصحف کی طرح قابل احترام هیں .

حطاب مالکی نے کتاب "مواهب الجلیل : 1/ 287) میں کها : الله تعالی کے اسمائے گرامی کا احترام واجب هے ، اگرچه ایسی چیزوں پر لکهی گئی هو جن کی اهانت واجب هو، جیسے : تورات اور انجیل جو تحریف هوئے هوں، ان کو جلانا اور نابود کرنا جائز هے، لیکن ان کی توهین ان اسماء مبارکه کی موجودگی کی وجه سے جائزنهیں هے .

فقهی کتاب دائرة المعارف میں هے که : جمهور فقهانے توریت اور انجیل کے چهونے یا هاتھ لگانے کو بغیر طهارت کے جائز قرار دیاهے، سوائے امام ابوحنیفه رحمه الله کے انهوں نے کها: حائضه عورت اور جنبی آدمی کو توریت اور انجیل کی تلاوت کرنا مکروه هے، کیونکه وه سارے کا سارا کلام الله هے، سوائے ان چیزوں کے جو تحریف شده ہیں، اور جو چیزیں تحریف شده هیں وه غیر معین هیں (الموسوعة الفقهية) ، (رد المحتار على الدر المختار : 190/1) اور (الفتاوى الهنديه : 39/1) .

(c) ketabton.com: The Digital Library

اسی کتاب میں لکھاھے که : فقهاء کا اس بات پر اتفاق ھے که حروف کی حرمت کی وجه سے قابل احترام اشیاءسے استنجا کرنا جائز نہیں ہے مثلاً جن کتابوں میں الله تعالی کا ذکر ھے ، جیسے: حدیث ، فقه .

لیکن غیر محترم کتابوں کے بارے میں نقطه نظر کا اختلاف رکھتے ھیں ، جیسے: سحراور جادو کی کتابیں، فلسفه اور تورات ، انجیل جن کا تحریف ھونا واضح ھو۔

مالکیه کهتے ھیں: حروف کی حرمت کی وجه سے ان کتب کے ساتھ استنجاء جائز نهیں ھے .

ابراهیم اللّقائی کهتےھیں: اگر یه حروف عربی میں لکھے گئے ھوں تو حرمت والے ھیں، نهیں تو ان کی کوئی حرمت نهیں ھیں، مگر یه که الله تعالی کے اسمائے گرامی میں سے کوئی اسم لکھا گیا ھو۔

ولی علی اجهوری کهتےھیں: چاھے عربی میں لکھے گئے ھوں، یا غیر عربی میں دونوں صورتوں میں قابل احترام ھیں۔

شافعیه کهتے ھیں: غیر محترم اشیاء جیسے: فلسفه کی کتابیں، اور اسی طرح تورات اور وه انجیل جس کی تحریف کا معلوم ھواھو، اور الله کے اسم سے خالی ھو تو اس سے استنجاء جائز ھے .

ابن عابدین علماء حنفیه سے نقل کرتے ھیں" همارے نزدیک اس طرح روایت ھواھے که حروف (قرآن) حرمت والے ھیں، یهاں تک کہ مقطعات کیوں نه ھوں، اور بعض قراء نے نقل کیا ھے که قرآن کے حروف ہجا ہود علیه السلام پرنازل ھوئےتھے .

اس بات کا فائده یه ھے که ان حروف کا کوئی حرف کسی بھی چیز پرلکھا ھواھو تو وه حرمت والاھے، (الموسوعة الفقهية : 181/34).

(اس موضوع کی تفصیل حاشیه ابن عابدین (1/ 227) حاشیه الدسوقی (113/1) مواهب الجلیل (1/ 287) نهایة المحتاج (1 /132) کشاف القناع (1 /69) اور المغنی (1 / 158) میں ملاحظه کریں)

شیخ الاسلام ابن تیمیه سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیاگیا جو یهود کو لعن کرتاھے اور ان کے دین پر بھی لعنت بھیجتا ھے ، اور تورات کو گالیاں دیتاھے کیا ایک مسلمان کےلیے جائزھے که ان کی کتاب کو گالی دے؟

جواب دیا: "کسی کے لیے بھی جائز نهیں ھے که تورات کو لعن کرے، بلکه جس شخص نے تورات پر علی الاطلاق لعنت کی اس سے توبه کا مطالبه

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیاجائے گا، اگر اس نے توبه نهیں کی تو قتل کیاجائے گا، اور اگراس کتاب میں کسی ایسی چیز پرلعنت بهیجی جس کے بارے میں واضح هو که وه الله کی طرف سے نازل شده هے تو اس حالت میں اسے قتل کیاجائے گا، حتی که علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی.

اور اگر یهود کے اُس دین کو لعنت کرے جس پر وه آج قائم هیں، اس میں کوئی اعتراض نهیں هے، کیونکه یهود اور ان کا دین ملعون هے، اسی طرح اگروه تورات جو ان کے پاس هے کو گالی دے، اور یه واضح کردے که اس کا مقصد اس کا تحریف شده حصہ هے، مثلا کهه دے که: یه تورات محرّف اور نسخ شده هےاس کے مواد پرعمل کرنا جائز نهیں هے، اور جس نے بهی ان کی محرّف اور منسوخ شده شریعت پر عمل کیا وه کافرهے، یه بات اور اس طرح کی بات کرنا حق هے، اور اس کے کهنے والے پر کوئی مسئله نهیں هے (مجموع الفتاوی: 200/35)

خلاصه یه هے که:

انجیل کی توهین ، اهانت اور بے حرمتی کرنا اور وه توراة جو اهل کتاب کے پاس هے جائز نهیں هے، اس لیے کہ یه کتب حق اور باطل دونوں پرمشتمل هیں، نیز الله تعالی کے اسماء وصفات بهی ان میں شامل هیں، لهذا ان چیزوں کی حرمت کے تحفظ کے لیے ان کی اهانت جائز نهیں هے، مثال کی طورپر انجیل یا تورات کو زمین پر دے مارے، البتہ ایک مسلمان کے شایان شان نهیں هے که ان تحریف کیے هوئے کتب کا بند وبست کرے، اور ان کو پڑهے، مگروه حضرات جو اهل علم هیں ان کی اکاذیب کے استخراج کا اراده رکهتے هوں، تو اگر ان کتابوں میں سے کوئی بهی همارے هاتھ لگے تو ان کی حفاظت اور نگرانی کرنا جائز نهیں هے، جس طرح ان کی توهین کرنامثلاً کچرے کی بالٹی میں ڈالنا جائز نهیں هے، لیکن اس کو جلاکر اس سے خلاصی حاصل کی جاسکتی هے، کیونکه اسماء الهی پرمشتمل هے، اور ممکن ہے ایسے مسائل واحکام بهی هوں جو تحریف سے محفوظ رہے هوں .

اور یه جو هم کهتے هیں که ان کو جلایا جائے اس کی بے حرمتی اور بے ادبی کے لیے نهیں ، بلکہ اهانت سے بچانے کے لیے ہے، اس لیے که یه بات ثابت هوگئی ہے که صحابه کرام نے مصحف کے اوراق کو اهانت سے بچانے کے لیے ان کو جلایا تا که ان کو بے حرمتی سے بچایا جائے.

صدق الله العظیم وصدق رسوله الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library